فون نمبر ۴۹۔ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

یوم چہار شنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

خطبہ نمبر ۱۴ آنے

۱۷ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ

ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۷ اخاء ۱۳۴۱ ہش | ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۴۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۶ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو کل بھی تین بار فزیوتھراپی کی مشقیں کرائی گئیں۔ عام طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے

الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ اکتوبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت تا حال کسی قدر ناساز ہے۔ گردہ کی تکلیف کا اثر ابھی چل رہا ہے اور کمزوری بھی زیادہ ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے محترمہ سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کے احاطہ میں کوئیں کی تعمیر کا کام مکمل ہوگیا

اللہ تعالےٰ کے فضل سے چند ماہ کے عرصہ میں ہی جہاں ہمارے ہائر سیکنڈری سکول کے لئے قریباً ۱۲ گھماؤں اراضی اشتمال میں آچکی ہے وہاں کالج کے احاطہ میں ہی ۱۲×۲۲ کے کوئیں کی تعمیر کا کام مکمل ہوگیا ہے۔ پانی نہایت میٹھا اور عمدہ ہے۔ اب اس کے ارد گرد سبزیوں کے پلاٹ اور عنقریب پودے لگائے جائیں گے۔ اشتمال اراضی کے کام اور کوئیں کی تعمیر کے لئے ہم ان سب احباب کے ممنون ہیں جنہوں نے اس سلسلہ میں ہمارا ہاتھ بٹایا۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

پرنسپل ٹی۔ آئی۔ ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں

تعلیم الاسلام کالج ایسا ادارہ قائم کرنے اور اسے ترقی دینے پر اس کے بانی مستحق مبارکباد ہیں

میں پرنسپل صاحب اور ان کے سٹاف کو بھی ایسے ادارہ کی سربراہی پر دلی مبارکباد دیتا ہوں

بزم اردو کے سال رواں کے افتتاحی اجلاس میں سرگودھا ڈویژن کے کمشنر جناب حماد رضا کا خطاب

ربوہ ۱۶ اکتوبر۔ سرگودھا ڈویژن کے کمشنر محترم جناب حماد رضا نے کل تعلیم الاسلام کالج میں طلباء اور ممبران اسٹاف سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تعلیم الاسلام کالج ایسا ادارہ قائم کرنے اور اسے ترقی دینے اور اس کی مزید ترقی کے لئے کوشاں رہنے پر اس کے بانی مستحق مبارکباد ہیں۔ آپ نے کالج کی رفتار ترقی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ میں کالج کے پرنسپل صاحب اور ان کے اسٹاف کو بھی دلی مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ ایک ایسے ادارہ کی سربراہی کا فرض ادا کر رہے ہیں۔ جس پر وہ فخر کر سکتے ہیں — جناب حماد رضا بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے سال رواں کے افتتاحی اجلاس میں صدارتی تقریر ارشاد فرما رہے تھے۔ اس اجلاس میں کالج کے طلباء اور ممبران اسٹاف کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے بعض ناظر صاحبان اور دیگر حضرات نے بھی شرکت فرمائی۔

محترم کمشنر صاحب کی تشریف آوری

محترم جناب حماد رضا صاحب بزم اردو کی درخواست پر جناب ملک احمد خان صاحب ڈپٹی کمشنر جھنگ کی معیت میں پانچ بجے شام کے قریب بذریعہ موٹر کار سرگودھا سے ربوہ تشریف لائے۔ آپ کے تعلیم الاسلام کالج پہنچنے پر محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل اور جناب محبوب عالم صاحب خالد صدر شعبہ اردو نے آگے بڑھ کر آپ کا استقبال کیا۔ بعد ازاں محترم پرنسپل صاحب نے ناظر صاحبان اور ممبران اسٹاف کا آپ سے تعارف کرایا۔ بعدہ آپ نے کالج ہال میں تشریف لا کر بزم اردو کے اجلاس میں شرکت فرمائی۔ جو ۵½ بجے کے قریب آپ کی صدارت میں شروع ہوا۔

بزم اردو کا اجلاس

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کالج کے ایک طالب علم نے کی بعدہ جناب ناصر احمد صاحب پرویز پروازی ایم۔اے نگران بزم اردو نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے محترم جناب حماد رضا صاحب کو بزم اردو کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ اور بزم اردو کی دعوت قبول کرنے اور سرگودھا سے ربوہ تشریف لا کر بزم اردو کے افتتاحی اجلاس میں صدارت کے فرائض سرانجام دینے پر آپ کا شکریہ ادا کیا۔ دوران تقریر میں پروازی صاحب نے تعلیم الاسلام کالج کی مختصر تاریخ اور اس کی ترقی کے مختلف مراحل بیان کرنے کے علاوہ بزم اردو کی مساعی اور اس کے خوشکن نتائج پر بھی روشنی ڈالی نیز اردو کی اہمیت اور اس کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینے اور اسے اس کا جائز مقام دلانے کی ضرورت کا بھی ذکر کیا۔ اور اس امر کو بھی واضح کیا کہ یہ کالج اس غرض کے پیش نظر کیا کیا مساعی بروئے کار لا رہا ہے ان کے بعد بزم اردو کے سکرٹری نے بزم کی سال گذشتہ کی مساعی پر مشتمل رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

صدارتی ارشادات

آخر میں محترم جناب حماد رضا صاحب کمشنر سرگودھا ڈویژن نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ میں بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے کارکنان کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے یہاں آنے کا موقعہ دیا۔ ایسے ادارہ میں اور ایسے دلوں کے ساتھ کچھ لمحے گزارنا ہمیشہ ایک سعادت ہوتی ہے جو نامساعد حالات کے باوجود سرگرم عمل رہ کر آگے قدم بڑھانے والے ہوں۔ آپ نے فرمایا جہاں تک اس بزم کی سال گذشتہ کی کارگذاری اور مساعی کا تعلق ہے میں اسے مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ مشکلات کے باوجود اس کے کارکنان ہمت اور استقلال سے آگے بڑھتے اور ترقی کرتے رہے ہیں

اردو اور اس کی اہمیت

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا۔ ایک صاحب نے اردو کی اہمیت اور اس کے فروغ کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس ضمن میں میں اتنا کہوں گا کہ زبان خواہ کوئی ہو اسکی ترقی کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اگر کسی زبان میں اہمیت ہے، تو وہ یقیناً وہ حق اور وہ مقام حاصل کر لے گی جس کی وہ بجا طور پر مستحق ہے۔ لیکن اس کے ساتھ اس امر کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے

(باقی دیکھیں صفحہ ۳)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

یقیناً آنحضرت صلعم ہی آخر الانبیاء ہیں

صدقِ جدید کا ایک بے بنیاد اعتراض

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

مغربی افریقہ کے ملک گھانا سے وہاں کی مقامی جماعت احمدیہ کا ایک انگریزی اخبار نکلتا ہے جس کا نام گائیڈنس ہے۔ اس اخبار کی ستمبر ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں ایک مختصر سا نوٹ شائع ہوا ہے جس میں حضرت سرورِ کائنات خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی وجنانی) کے روحانی فیوض و برکات اور آخر الشرائع قرآن مجید کے کمالات و افادات کے ذکر کے ذیل میں اس قسم کا انگریزی فقرہ آتا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اس زمانہ میں رسول پاک کی شاگردی اور قرآن حکیم کی اتباع میں نورِ نبوت کی تازہ (Latest) جھلک بانی سلسلہ احمدیہ کے وجود میں نظر آتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی ایڈیٹر صدقِ جدید نے جن سے بہتر نیت کی امید کی جاتی ہے اس فقرے کو دوسرا رنگ دے کر اپنے ۵ اکتوبر کے پرچہ میں "ماڈرن تبلیغ" کے استہزائیہ عنوان کے ماتحت یہ ظاہر کرنا چاہا ہے کہ گویا نعوذ باللہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بجائے اپنے سلسلہ کے بانی کو "آخر الانبیاء" یقین کرتی ہے۔

مولانا عبد الماجد صاحب ایک ثقہ بزرگ سمجھے جاتے ہیں اور ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ کسی منفرد فقرہ کو لے کر نتیجہ نکالنے کی بجائے جماعت احمدیہ کے کثیر التعداد اور محکم حوالہ جات کی روشنی میں ہمارے خیالات کی ترجمانی فرمائیں گے۔ جب سینکڑوں واضح حوالہ جات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح ظاہر و عیاں ہے کہ ہم خدا کے فضل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو **خاتم النبیین** اور **آخر الانبیاء** یقین کرتے ہیں تو پھر کسی ضمنی اور ذو معنیین حوالہ سے یہ استدلال کرنا کہ نعوذ باللہ ہمارے نزدیک آخری نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ہیں ایک صریح ظلم ہے۔ پھر مولانا عبد الماجد صاحب نے یہ بھی نہیں سوچا کہ اخبار گائیڈنس کے حوالہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق Last یعنی آخری کا لفظ نہیں ہے بلکہ Latest کا لفظ ہے جس کے معنی قریب ترین زمانہ میں ظاہر ہونے والے کے ہیں اور سیاق و سباق کے لحاظ سے ان دونوں لفظوں میں فرق بالکل واضح ہے۔

یہ درست ہے اور ہم اس سے ہرگز انکار نہیں کر سکتے کہ ہم جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو خدا کا ایک نبی اور رسول یقین کرتے ہیں۔ مگر ہم آپ کی نبوت کو آزاد اور مستقل نبوت قرار نہیں دیتے بلکہ اسے بروزی اور ظلی اور تابع نبوت سمجھتے ہیں جو ہمارے امام کو رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور شاگردی میں اور قرآن مجید کی اتباع کی بدولت حاصل ہوئی۔ گویا کہ یہ رسول عربی (فداہ نفسی) کی نبوت کا ہی ایک حصہ ہے نہ کہ کوئی جداگانہ چیز۔ پس باوجود اسکے کہ لاریب جیسا کہ قرآن فرماتا ہے حضور سرورِ کائنات ہی **خاتم النبیین** ہیں ولعنت اللہ علیٰ من کذب۔ اور لاریب حضور ہی کا وجود وہ مقدس وجود ہے جس پر جیسا کہ آپ نے خود حدیث میں فرمایا ہے "آخر الانبیاء" کا لفظ اطلاق پا سکتا ہے۔ ہم مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور کی شاگردی اور غلامی میں آنے والا ظلی نبی یقین کرتے ہیں۔

اس کی لطیف تشریح یوں سمجھی جا سکتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حدیث میں فرماتے ہیں کہ:-

انا آخر الانبیاء ومسجدی ھذا آخر المساجد (صحیح مسلم)

"یعنی میں آخری نبی ہوں اور میری یہ مسجد آخری مسجد ہے"

پس جب آپ کی مدینہ والی مسجد کے بعد اسلامی ملکوں میں لاکھوں کروڑوں نئی مسجدوں کے بننے سے انا آخر الانبیاء کا مفہوم باطل نہیں ہوتا تو آپ کے بعد آپ کے کسی خادم اور شاگرد اور خوشہ چین کے نبوت کا انعام پانے سے آخر الانبیاء کے مفہوم میں کس طرح رخنہ پیدا ہو سکتا ہے؟ یہ ایک موٹی سی بات ہے مگر معلوم نہیں کہ مولانا عبد الماجد صاحب جیسا عالم اور سمجھدار انسان اس معمولی سے نکتہ کو سمجھنے سے کیوں قاصر رہا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ اس مسئلہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ)

بہرحال ہم خدا کے فضل سے اپنے خالق و مالک آسمانی آقا کی قسم کھا کر کہتے ہیں ولعنت اللہ علیٰ من کذب کہ ہمارے نزدیک یقیناً یقیناً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم **خاتم النبیین** ہیں اور ہمیں حضور کی ختم نبوت پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ ہمیں اپنے وجود پر یا چاند اور سورج کے وجود پر یقین ہے بلکہ اس سے بہت بڑھ کر۔ اور ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ جیسا کہ رسول پاک نے خود فرمایا ہے یقیناً آپ آخر الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد آپ کی اتباع میں اور آپ کے فیض سے نبوت کا انعام پانے والا آپ سے جدا نہیں بلکہ آپ ہی کے وجود کا حصہ ہے اور اس کی نبوت آپ کی عالمگیر نبوت میں شامل ہے نہ کہ اس سے الگ۔

بایں ہمہ چونکہ آجکل بعض اوقات غیر از جماعت لوگ مخالفت کی وجہ سے یا ناواقفی کی بنا پر ہمارے الفاظ کو غلط معنی دے کر دوسرا رنگ پیدا کر دیتے ہیں اور بدظنی پھیلاتے ہیں اس لئے ہمارے دوستوں کو بھی چاہیئے کہ ایسی باتوں میں بہت احتیاط رکھیں۔ وہ یقیناً سچی بات کہیں اور حق بات کہنے میں کسی سے نہ ڈریں۔ مگر ایسے رنگ میں بات کہیں جس میں غلط فہمی پیدا ہونے کا کوئی امکان نہ ہو۔ خدا فرماتا ہے کہ ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن۔ اور خدا سے بڑھ کر سچا کون ہو سکتا ہے؟

خاکسار:- مرزا بشیر احمد

(ربوہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۲ء)

مرکز سے دُور لوگ

جو لوگ مرکز سے دُور ہیں انہیں اپنے مرکز کے حالات معلوم کرنے کی تڑپ رہتی ہے۔ الفضل ایسے احباب کو ذہنی لحاظ سے مرکز کے قریب کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

آج ہی اپنے نام الفضل جاری کرا کر اس دُوری کو دور کرنے کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

[redacted]

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خدام الاحمدیہ سے خطاب

اپنے چندہ کو منظّم کرو اور ہر جگہ خدام کی مجالس قائم کرو

فرمودہ ۱۳ اکتوبر سنہ ۵۱ء ـــــ بمقام ربوہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ اکتوبر سنہ ۱۹۵۱ء میں ۱۳ اکتوبر رات کے سوا سات بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی تھی جسے افادۂ احباب کے لئے شعبۂ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔ چونکہ اس سال

گرمی زیادہ پڑی ہے

اور میری طبیعت کمزوری کی وجہ سے گرمی برداشت نہیں کر سکتی اس لئے میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں گذشتہ سال جتنا حصہ نہیں لے سکا اس لئے میں نے چاہا کہ رات کے وقت ایک مختصر سی تقریر کر دوں تا آخری تقریر کو ساتھ ملا کر تین تقاریر ہو جائیں۔ درحقیقت یہ وقت علمی مقابلوں کا ہے اور میں نے پروگرام پر غور کر کے سمجھا کہ میں اس وقت میں سے کچھ وقت تقریر کے لئے لے سکتا ہوں کیونکہ علم کے ساتھ تربیت اور ہدایات کا تعلق ہے اس لئے علمی مقابلوں کے وقت سے تقریر کے لئے کچھ وقت بچانا درست ہو سکتا ہے چنانچہ میں نے کہلا بھیجا کہ میں سات بجے آؤں گا اور تقریر بھی کروں گا۔

میرے نزدیک کل جو شوریٰ ہونیوالی ہے اس میں اس امر پر بھی غور کر لیا جائے کہ آئندہ

سالانہ اجتماع کن دنوں میں ہوا کرے

کل جب میں تقریر کر رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ تین چار نوجوان بیہوش ہو گئے اور انہیں اس جگہ پہنچایا گیا جہاں طبّی امداد کا انتظام ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس سال اتنی گرمی پڑ رہی ہے کہ اس میں کھڑا ہونا مشکل ہوتا ہے اور ہر نوجوان اس کی برداشت نہیں کر سکتا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جو قومیں اپنے وطن اور اس کے حالات کو یاد رکھتی ہیں وہ اپنے آپ کو اس کے مطابق بنانے کی کوشش کرتی ہیں لیکن بدقسمتی سے ہم گرم ملک والے ٹھنڈے ملک والے حاکموں کے ماتحت ایک لمبا عرصہ گذار چکے ہیں اور ان کو آسائش اور آرام کے لئے جو سامان کرتے ہم نے دیکھا اور اس میں ہمیں بعض فوائد نظر آئے ہم نے ان کی نقل شروع کر دی۔ اب ہم واقعات سے اتنے مجبور ہو گئے ہیں کہ خواہ ان سے بچنے کی کتنی کوشش کریں ان سے بچ نہیں سکتے۔ ورنہ

عرب اور افریقہ کے لوگ

جن کے ملک میں اتنی گرمی پڑتی ہے کہ ہمارے ملک کی گرمی اس کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں وہ دھوپ میں بہت اچھی طرح چلتے پھرتے ہیں اور گرمی کا انہیں احساس بھی نہیں ہوتا۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے اپنے ملک کے حالات کو دیکھا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ جب انہوں نے عرب اور افریقہ جیسے گرم ممالک میں بود و باش اختیار کی ہے تو انہوں نے اپنی روزی بھی وہیں سے تلاش کرنی ہے اس لئے انہوں نے بچپن سے ہی ایسی عادات پیدا کر لی ہیں کہ وہ گرمی برداشت کر لیتے ہیں لیکن ہمارے ملک کے لوگوں نے ملکی حالات کے مطابق اپنے حالات نہیں بنائے۔

اس کی وجہ یہ ہے

کہ ہمارے ملک پر جو لوگ حاکم تھے انہوں نے جب اپنے آرام کے لئے پنکھوں کا انتظام کیا تو یہ خیال کیا کہ اگر انہوں نے اپنے ماتحت کلرکوں کے لئے ایسا انتظام نہ کیا اور ان کے کمروں میں بجلی کے پنکھے نہ لگوائے تو کام پورا طرح نہیں ہوگا اس لئے اگرچہ انہوں نے بجلیاں اپنے کام کے لئے چلائیں لیکن بجلی کے پنکھے انہوں نے کلرکوں کے کمروں میں بھی لگا دیئے حالانکہ پٹھانوں مغلوں اور دوسرے راجوں مہاراجوں کے زمانہ میں یہاں بجلیاں نہیں تھیں وہ انہی ملکوں میں رہتے تھے۔ یہاں گرمی پڑتی تھی اور وہ لوگ اس میں رہنے کی مشق کرتے تھے اس وجہ سے انہیں گرمی محسوس نہیں ہوتی تھی آہستہ آہستہ جب ہم اپنے ملک کے حالات کو سدھار دیں گے یا ہمارا ملک سدھر جائیگا تو یہ دو نو باتیں ممکنات میں سے ہو جائیں گی یا تو انگریزوں کے جانے کے بعد لوگ آرام و آسائش کے خیال کو چھوڑ دیں گے اور وہ افریقہ اور عرب جیسے ٹیپیکل کنٹریز (Topical countries) کی طرح گرمی کو اپنا لیں گے اور اسے برداشت کرنے کی مشق کریں گے اور یا سائنس میں ترقی کر کے ملک کے حالات کو اپنے مطابق بنا لیں گے جیسے یورپ نے ترقی کر کے کمروں کو گرم کرنے کا طریق نکال لیا ہے اور ایسی ایجادیں کر لی ہیں جن سے ان کی زندگی آرام اور آسائش والی ہو گئی ہے اسی طرح ہمارے ملک کے لوگ ترقی کر کے ایسی ایجادیں کر لیں گے جن سے فضا ٹھنڈی ہو جائیگی اور تمام لوگ اس ملک میں اسی طرح رہیں گے جس طرح وہ ایک درمیانی گرمی والے ملک میں رہتے ہیں یا جس طرح لوگ پہاڑوں پر رہتے ہیں غرض جب ملک ترقی کرے گا تو ہمارے ملک کے لوگ اپنے حالات کو گرمی کے مطابق بنا لیں گے یا ہمارے عالم اور سائنسدان گرمی کو ہمارے حالات کے مطابق بنا دیں گے۔ بہرحال کچھ نہ کچھ ضرور ہو گا کیونکہ

جب کوئی قوم ترقی کرتی ہے

تو وہ ماحول کو اپنے مطابق بنا لیتی ہے یا اپنے آپکو ماحول کے مطابق بنا لیا کرتی ہے لیکن جب تک یہ زمانہ نہیں آتا۔ ہمیں یہ احتیاط کرنی چاہیئے کہ ہم اپنے اجتماع کو ٹھنڈے موسم میں کریں۔ ہمارے ملک میں بدقسمتی سے یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ جو چیز انگریز نے پیدا کی ہے وہ تم نہ کرو اور یہ انگریزوں سے نفرت اور ان کی بدسلوکیوں کی وجہ سے ہے۔ انگریز اپنے ایک خاص دن کی یاد میں دسمبر کے مہینہ میں سات آٹھ دن کی چھٹیاں دیا کرتا تھا۔ اب ہندوستان اور پاکستان دونو ممالک نے وہ چھٹیاں منسوخ کر دی ہیں حالانکہ ہر قوم کو اجتماع کی کوئی نہ کوئی صورت پیدا کرنی چاہیئے اور اس کے لئے بہترین دن سردی کے ہیں محرم نے تو چکر کھانا ہے۔ اس سال اکتوبر میں آیا ہے تو دوسرے سال اس کے کچھ دن ستمبر میں آجائیں گے۔ تیسرے سال محرم ستمبر کے درمیان آجائے گا۔ چوتھے سال ستمبر کے شروع میں آجائے گا اور پانچویں سال اس کے کچھ دن اگست میں آجائیں گے اس طرح ۱۶۔۱۷ سال برابر بدلتا جائے گا۔ گویا ۱۷ سال تک ہماری قوم کو ایسے معتد بہ دن نہیں ملیں گے جن میں لوگ اجتماع کر سکیں یا وہ مل کر باتیں کر سکیں۔

انگریز کے زمانہ میں

ہماری ساری ضروریات دسمبر کے مہینہ میں پوری ہو جاتی تھیں خواہ نام ان کا کرسمس رکھ لیں لیکن بہرحال وہ دن ایسے تھے کہ ہمارے اجتماع آرام سے گذر جاتے تھے اب اگر انگریز چلے گئے ہیں تو ان دنوں کا نام کرسمس نہ رکھو نیشنل ہالیڈیز National Holidays رکھ لو تا قوم کو اجتماع وغیرہ کا موقعہ مل سکے انگریزوں نے اپنے رواج کے مطابق سال میں بعض ایسے دن رکھ لئے تھے جن میں وہ اکٹھے ہوتے تھے اور باتیں کرتے تھے ان کے جانے کے بعد اب کوئی بھی قومی تہوار کے دن نہیں جن میں اجتماع وغیرہ ہو سکے۔ یورپ میں کرسمس اور ایسٹر کے نام سے سال میں بعض چھٹیاں آجاتی ہیں اسی طرح سال میں اور دن بھی مقرر ہیں جن میں قوم کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور اپنے معاملات پر غور کرتے ہیں۔ ہمیں بھی ایسے دن بنانے پڑیں گے اور جب ہمیں ایسے دن بنانے پڑیں گے تو کیوں نہ ہم ابھی سے ایسے دن بنا لیں اگر محرم دس دن قبل ہوا تو یہ اجتماع نہیں ہو سکے گا۔ اس سال حج میں جو آج سے کچھ دن قبل ہوا تو کسی وجہ سے سات ہزار حاجی مر گیا ہے اگر ہم ابھی سے کوئی تجویز نہیں کریں گے تو ہم قومی جانیں ضائع کرنے کا موجب ہوں گے جب آئندہ ایسے دن نظر آ رہے ہیں تو کیوں نہ ہم ابھی فیصلہ کر لیں۔ آخر ہم میں سے کتنے لوگ ملازم ہیں جو چھٹیوں کے نہ ہونے کی وجہ سے اجتماع سے رہ جائیں گے۔ کراچی میں کوئی پچاس ہزار ملازم ہے جن میں قریب ملازمین احمدی ہوں گے اور ان میں سے

اجتماع کے موقع پر

ربوہ آنے والے چھ سات ہوں گے۔ کیا ان

چھ سات افراد کو اجتماع کے لئے چھٹیاں نہیں مل سکیں گی۔ سال میں ۲۰ دن کی چھٹیوں کا گورنمنٹ نے بھی حق دیا ہوا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ ہمارے چھ سات افراد چھٹی حاصل کرنا چاہیں اور انہیں چھٹی نہ ملے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ضرورت کے وقت حکومت چھٹیاں روک لے لیکن یہ وقت اسی وقت ہو گی جب لوگ کثرت سے یہاں آئیں گے اور جب لوگ کثرت سے آئیں گے نہیں تو حکومت کا دو چار پانچ دس افراد کو رخصت دینے میں کیا حرج ہے پھر تمہارا بیس دن کی چھٹی کا حق بھی ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ ہم اجتماع کے لئے کوئی دن مقرر کر لیں اور ان دنوں میں چھٹیاں حاصل کر کے لوگ یہاں آجایا کریں۔ اسی طرح اور جگہوں کو دیکھ لو۔ پچھلے سال کوئٹہ سے کوئی بھی نہیں آیا تھا۔ اب پتہ لگا ہے کہ اس سال دو نمائندے کوئٹہ سے آئے ہیں۔ اب کیا کوئٹہ شہر سے دو آدمیوں کو رخصت نہیں مل سکتی۔ آخر ان کی رخصت میں حکومت کیوں روک ڈالے گی۔ یہی حال لاہور کا ہے۔

لاہور کی دس لاکھ کی آبادی ہے

اور ان میں سے پچاس ہزار کے قریب ملازم ہوں گے جن میں سے بہت تھوڑی تعداد ہماری ہے۔ اب اگر لاہور سے آٹھ دس آدمی اجتماع پر آجائیں تو کیا وجہ ہے کہ ان کی رخصت کا انتظام نہ ہو۔ اگر یہاں آنیوالوں میں ملازمین کی کثرت ہوتی یا ہم سب ملازموں کو یہاں بلاتے تو حکومت کے لئے مشکل پیدا ہو سکتی تھی۔ لیکن جب یہاں آنے والوں میں ملازمین کی کثرت بھی نہیں اور نہ ہم سب ملازمین کو یہاں بلاتے ہیں۔ صرف چند نمائندے یہاں آتے ہیں اور ان کی نسبت آٹے میں بھی نہیں ہوتی جتنی آٹے میں نمک کی ہوتی ہے تو اس سے کیا فرق پڑ سکتا ہے۔ پھر کیوں نہ خدام اس موقعہ پر چھٹیاں لے کر آئیں یہ کیا بات ہے کہ چھٹیاں ملیں گی تو ہم آئیں گے ورنہ نہیں آئیں گے قوم کو سال میں دو تین دن کی ضرورت ہو اور وہ بھی لوگ پیش نہ کر سکیں۔ میرے اپنے خیال میں چونکہ دسمبر میں جلسہ سالانہ بھی ہوتا ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سالانہ اجتماع نومبر کے پہلے ہفتہ میں ہو۔ لاکھوں کی جماعت ہے جن میں سے اس اجتماع پر صرف ۵۵۵ دوست باہر سے آئے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر ایسے ہوں گے جو جلسہ پر بھی آجائیں گے اس لئے اگر نومبر کے پہلے ہفتہ میں اجتماع رکھ لیا جائے تو اس کا جلسہ سالانہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ خدا تعالےٰ انہیں توفیق دے گا تو وہ دوبارہ بھی آجائیں گے جو لوگ دور سے آئے ہیں وہ کوئی چالیس پچاس ہوں گے اور ان میں سے دس بارہ ایسے افراد ہوں گے جو دوبارہ جلسہ سالانہ پر نہ آسکتے ہوں۔ اس لئے ساری جماعت کے فائدہ کو قربان نہیں کیا جا سکتا۔ کل شوریٰ میں اس کے متعلق فیصلہ کر لیا جائے آئندہ یہ اجتماع محرم کے دنوں میں نہیں ہو سکے گا کیونکہ محرم آئندہ اٹھارہ سال گرمی کے موسم میں آئے گا اور گرمی برداشت نہیں ہو سکے گی۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے

کہ اس سال اجتماع میں نمائندگان کی حاضری بہت کمزور ہے۔ گذشتہ سالوں میں رپورٹ میں مقابلہ کیا جاتا تھا کہ پچھلے سال اتنے خدام حاضر ہوئے تھے اور اب اتنے خدام آئے ہیں لیکن اس سال یہ حوالہ نہیں دیا گیا اور جب حوالہ نہ دیا گیا تو مجھے شک پڑا اس لئے میں نے کہا پچھلے حوالے لاؤ۔ جب وہ حوالے لائے گئے تو معلوم ہوا کہ پچھلے سال بیرون جات سے ۵۹۰ خدام آئے تھے اور اس سال ۵۵۵ خدام آئے ہیں۔ پچھلے سال بیرونی جماعتوں کی نمائندگی ۷۳ تھی لیکن اس سال صرف ۵۴ مجالس کے نمائندے آئے تھے۔ گویا اس سال ¼ کی کمی آگئی بلکہ ¼ سے کچھ زیادہ کی کمی ہے۔ یہ حالت تسلی بخش نہیں۔ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ چند نمائندے زیادہ آتے۔ بلکہ

حقیقت تو یہ ہے

کہ اگر واقعہ میں اپنے فرائض کو ادا کیا جاتا اور خدام اپنے وعدے پورے کرتے تو اس سال سینکڑوں نئی جگہوں میں جماعتیں قائم ہو جاتیں اور اگر ان نئی جماعتوں میں سے دس فی صدی جماعتوں کے نمائندے بھی یہاں آتے تو پچھلے سال مجالس کی نمائندگی جو ۷۳ تھی اب سو ہو جاتی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدام نے صحیح طور پر اپنے فرائض کو ادا نہیں کیا۔ ایک اور چیز جس کا رپورٹ میں ذکر نہیں کیا گیا وہ یہ ہے کہ رپورٹ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ

اس سال کتنی نئی مجالس قائم ہوئی ہیں

اور ان نئی مجالس میں سے کتنی مجالس کے نمائندے یہاں آئے ہیں۔ پچھلے سال میں نے کہا تھا کہ ہر گاؤں اور ہر شہر میں مجالس قائم کرو اس لئے چاہیئے تھا کہ مجلس عاملہ مجھے بتاتی کہ پچھلے سال کل تعداد مجالس کیا تھی اور اب کیا ہے۔ مجھے ابھی بتایا گیا ہے کہ اس سال ۲۹ نئی مجالس قائم ہوئی ہیں۔ اگر یہ بات درست ہے تو پچھلے سال ۲۹ مجالس کم تھیں لیکن ۷۳ مجالس کے نمائندے اجتماع پر آئے تھے اب ۲۹ مجالس زیادہ بھی ہو گئی ہیں لیکن صرف ۵۴ مجالس کے نمائندے یہاں آئے ہیں۔ اگر ان مجالس میں سے پانچ سات مجالس بھی ایسی ہیں جو اس سال نئی قائم ہوئی ہیں تو

اس کے معنے یہ ہیں

کہ پرانی مجالس میں سے ۴۵ یا ۴۶ مجالس کے نمائندے آئے۔ اس طرح حاضری میں کوئی ۴۰٪ کی کمی آگئی اور یہ بات نہایت افسوسناک ہے۔ اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ کام مجلس عاملہ کا ہے۔ اسے اس طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ اس سال سوائے لڑائی اور شکایتوں کے مجلس عاملہ نے کوئی کام نہیں کیا۔ آپس کے جھگڑوں پر اس نے وقت ضائع کیا ہے اصل کام کی طرف توجہ نہیں کی لیکن جہاں یہ بات افسوسناک ہے کہ مجلس عاملہ نے کوئی کام نہیں کیا وہاں مجھے یہ دیکھ کر خوشی بھی ہوئی ہے کہ ہماری تنظیم میں ترقی ہوئی ہے۔ ایک تو ۲۹ نئی مجالس قائم ہوئی ہیں۔ اگرچہ یہ تعداد تسلی بخش نہیں لیکن یہ ضرور ہے کہ ہمارا قدم پیچھے نہیں ہٹا بلکہ کچھ آگے ہی بڑھا ہے مگر یہ کہ جتنا قدم آگے بڑھنا چاہیئے تھا اتنا نہیں بڑھا۔ دوسری خوشی کی بات یہ ہے کہ

ہمارا چندہ منظم ہو رہا ہے

پچھلے سال کے چار ہزار روپیہ چندہ کے مقابلہ میں اس سال کا چندہ آٹھ ہزار روپیہ سے کچھ زائد ہے اور یہ چیز بتاتی ہے کہ مجالس اپنے فرائض کو سمجھ رہی ہیں۔ اگر ہر جگہ مجالس قائم ہو جائیں اور چندہ منظم ہو جائے تو چالیس پچاس ہزار روپیہ چندہ اکٹھا ہونا کوئی مشکل امر نہیں۔ ابھی ہم نے مرکز بنانا ہے لجنہ اماءاللہ اپنا مرکز بنا چکی ہے۔ لنگر کے سامنے شمال کی طرف یہ عمارت بنی ہے۔ خدام اسے دیکھ لیں۔ پچھلے سال کسی نے کہا تھا کہ عورتیں آخر ہم سے ہی چندہ لیتی ہیں اور میں نے کہا تھا کہ عورتیں پھر بھی تم سے زیادہ ہمت والی ہیں کہ تمہاری جیب سے لے کر چندہ دیدیتی ہیں لیکن تم خود چندہ نہیں دے سکتے۔ دیکھو انہوں نے کارکنات کے لئے الگ مکانات بھی بنا لئے ہیں۔ میں جب وہاں سے گذرتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ ان مکانات میں رہنے سے انہیں زیادہ آرام مل سکتا ہے۔ لیکن تم نے یہ کام ابھی کرنا ہے۔ میں نے خدام کو بارہ کنال زمین اس لئے دی ہے کہ وہ اس میں اپنا مرکزی دفتر تعمیر کریں۔ پس اپنے چندہ کو بڑھاؤ اور

ہر جگہ خدام الاحمدیہ کی مجالس قائم کرو

اگر سب جگہ مجالس قائم ہو جائیں اور ہمارا چندہ منظم ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں یہ کام کچھ مشکل نہیں۔ پندرہ بیس ہزار روپیہ قرض بھی لیا جا سکتا ہے جو اگلے سال آسانی سے اتر سکتا ہے۔

(اس کے بعد حضور نے عہد لیا اور پھر واپس تشریف لے گئے۔)

درخواستِ دعا

۱۔ محترمہ زینب حسن صاحبہ بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے والد صاحب بزرگوار کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے چار مستحقین کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرائے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور محترمہ زینب حسن صاحبہ کو بھی دینی و دنیوی انعامات سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

(مینیجر)

۲۔ میرے والد مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب کلرک تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ (رخصتی) عرصہ دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ والد صاحب کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

(محمد اقبال ربوہ)

۳۔ خاکسار کی عزیز بچی نسیم اختر عرصہ چار ماہ سے بعارضہ بخار ٹائیفائڈ اور کان کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے مؤدبانہ التماس ہے کہ وہ عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔

خاکسار عبدالعزیز ہیڈ ماسٹر
گلیانہ۔ ضلع گجرات

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

احمدیت کا پیغام

رقم فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ

قسط نمبر ۳:-

احمدیوں کا تقدیر کے متعلق عقیدہ

ان غلط فہمیوں میں سے جو نادانقفوں کو جماعت احمدیہ کے متعلق ہیں ایک غلط فہمی یہ بھی ہے کہ احمدی لوگ تقدیر کے منکر ہیں احمدی لوگ تقدیر کے ہرگز منکر نہیں ہم لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر اس دنیا میں جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی اور اس کی تقدیر کو کوئی بدل نہیں سکتا ہم صرف اس بات کے خلاف ہیں کہ چور کی چوری بے نماز کے ترک نماز جھوٹے کے جھوٹ دھوکے باز کے دھوکے قاتل کے قتل اور بدکار کی بدکاری کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے اور اپنے منہ کی سیاہی خدا تعالیٰ کے منہ پر ملنے کی کوشش کی جائے ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں تقدیر اور تدبیر کی دو نہریں ایک وقت میں چلائی ہیں اور بینھما برزخ لا یبغیان کے ارشاد کے مطابق ان دونوں کے درمیان ایک ایسی حد فاصل مقرر کر دی ہے کہ یہ کبھی آپس میں ٹکراتی نہیں تدبیر کا میدان اپنی جگہ پر ہے اور تقدیر کا میدان اپنی جگہ پر ہے جن امور کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنی تقدیر کو لازم قرار دیا ہے ان میں تدبیر کچھ نہیں کر سکتی اور جن امور کیلئے اس نے تدبیر کا راستہ کھولا ہے ان میں تقدیر پر امید لگا کر بیٹھے رہنا اپنے مستقبل کو خود تباہ کرنا ہے پس ہم جس بات کے مخالف ہیں وہ یہ ہے کہ انسان اپنی بداعمالیوں کو تقدیر کے پردہ میں چھپانے کی کوشش کرے اور اپنی سستیوں اور غفلتوں کا جواز تقدیر کے لفظ سے نکالے اور جہاں خدا تعالیٰ نے تدبیر کا حکم دیا ہے وہاں تقدیر پر آس لگائے بیٹھا رہے کیونکہ اس کا نتیجہ ہمیشہ خطرناک نکلتا ہے مسلمان خدائی تقدیر پر نظر رکھ کر بیٹھے رہے اور اس جد وجہد کو انہوں نے ترک کر دیا جو قومی ترقی کے لئے ضروری ہوتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دین سے تو گئے تھے دنیا سے بھی گذر گئے اگر وہ اس امر کو مدنظر رکھتے کہ جن کاموں کے لئے خدا تعالیٰ نے تدبیر کا دروازہ کھولا ہے ان میں تقدیر کو مدنظر رکھنے کی بجائے تدبیر کو مدنظر رکھنا چاہیئے تو ان کی حالت اتنی نہ گرتی اور وہ اتنے زبوں حال نہ ہوتے جتنے کہ اب ہیں

احمدیوں کا جہاد کے متعلق عقیدہ

احمدیت کے متعلق جو غلط فہمیاں ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ احمدی جہاد کے منکر ہیں یہ درست نہیں۔ احمدی جہاد کے منکر نہیں احمدیوں کا عقیدہ صرف یہ ہے کہ جنگیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک جہاد اور ایک محض جنگ جہاد صرف اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں مذہب کے بچانے کیلئے لڑائی کی جائے اور ایسے دشمنوں کا مقابلہ کیا جائے جو مذہب کو تلوار کے زور سے مٹانا چاہتے ہیں اور جو خنجر کی نوک سے عقیدہ تبدیل کروانا چاہتے ہیں اگر دنیا میں ایسے واقعات ظاہر ہوں تو جہاد ہر مسلمان پر فرض ہو جاتا ہے مگر ایسے جہاد کے لئے ایک یہ بھی شرط ہے کہ اس جہاد کا اعلان امام کی

طرف سے ہونا چاہیئے تا مسلمانوں کو معلوم ہو سکے کہ ان میں سے کن کن کو جہاد میں شامل ہونا چاہیئے اور کن کن کو اپنی باری کا انتظار کرنا چاہیئے اگر ایسا نہ ہو تو ایسے جہاد کے موقع کے آنے پر جو مسلمان جہاد میں شامل نہ ہو گا وہ گنہگار ہو گا لیکن اگر امام ہو تو وہی مسلمان گنہگار ہو گا جس کو جہاد کے لئے بلایا جائے اور وہ نہ آئے جب احمدی جماعت کسی ملک میں جہاد کا انکار کرتی تھی تو اسلئے کرتی تھی کہ مذہب کو بزور شمشیر بدلوانے کی کوشش انگریز نہیں کر رہے تھے اگر احمدی جماعت کا یہ خیال غلط تھا اور درحقیقت میں انگریز شمشیر سے مذہب بدلوانے کی کوشش کر رہے تھے تو پھر یقیناً جہاد واجب تھا مگر سوال یہ ہے کہ کیا جہاد کے واجب ہو جانے کے بعد ہر مسلمان نے تلوار اٹھا کر انگریز کا مقابلہ کیا؟ اگر نہیں کیا تو احمدی تو خدا تعالیٰ کو یہ جواب دیں گے کہ ہمارے نزدیک ابھی جہاد کا وقت نہیں آیا تھا اگر ہم نے غلطی کی تو ہماری غلطی اجتہادی تھی لیکن ان کے مخالف مولوی کیا جواب دیں گے کیا وہ یہ کہیں گے کہ اے خدا جہاد کا تو وقت تھا اور ہم یقین رکھتے تھے کہ یہ جہاد کا وقت ہے اور ہم سمجھتے تھے کہ جہاد فرض ہو گیا ہے لیکن اے ہمارے خدا ہم نے جہاد نہیں کیا کیونکہ ہمارے دل ڈرتے تھے اور نہ ہم نے ان لوگوں کو جہاد کے لئے آگے بھجوایا جن کے دل نہیں ڈرتے تھے کیونکہ ہم ڈرتے تھے کہ ایسا کرنے سے بھی انگریز ہم کو پکڑ لیں گے میں یہ فیصلہ منصف مزاج لوگوں پر ہی چھوڑتا ہوں کہ ان دونوں جوابوں میں سے کون سا جواب خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ قابل قبول ہے؟

اب تک جو کچھ میں نے کہا وہ ان لوگوں کے وساوس کے دور کرنے کیلئے کہا ہے جو احمدیت کا سرسری مطالعہ بھی نہیں رکھتے اور جو احمدیت کے پیغام کو اس کے دشمنوں سے سنتے یا بغیر احمدیت کا مطالعہ کرنے کے اپنے دلوں سے احمدیت کے عقائد اور احمدیت کی تعلیم بنانا چاہتے ہیں اب میں ان لوگوں کو مخاطب کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے احمدیت کا ایک حد تک مطالعہ کیا ہے اور جو جانتے ہیں کہ احمدی خدا تعالیٰ کی توحید پر یقین رکھتے ہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر بھی یقین رکھتے ہیں قرآن کریم کو بھی مانتے ہیں حدیث کو بھی مانتے ہیں نمازیں بھی پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں حج بھی کرتے ہیں زکوٰۃ بھی دیتے ہیں حشر و نشر اور جزا و سزا پر بھی ایمان رکھتے ہیں لیکن وہ حیران ہیں کہ جب احمدی دوسرے مسلمانوں کی طرح مسلمان ہیں تو پھر اس نئے فرقہ کو قائم کرنے کی کیا ضرورت کیا ہے؟ ان کے نزدیک احمدیوں کا عقیدہ اور احمدیوں کا عمل قابل اعتراض نہیں لیکن ان کے نزدیک ایک نئی جماعت بنانا قابل اعتراض امر ہے کیونکہ جب فرق کوئی نہیں تو افتراق کرنے کی وجہ کیا ہوئی؟ اور جب اختلاف نہیں تو دوسری مسجد بنانے کا مقصد کیا ہوا۔؟

نئی جماعت بنانے کی وجہ۔

اس سوال کا جواب دو طرح دیا جا سکتا ہے عقلی طور پر اور روحانی طور پر عقلی طور پر اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جماعت صرف تعداد کا نام نہیں ہزار۔ لاکھ یا کروڑ افراد کو جماعت نہیں کہتے بلکہ جماعت ان افراد کے مجموعہ کو کہتے ہیں جو متحد ہو کر کام کرنیکا فیصلہ کر چکے ہوں اور ایک متحدہ پروگرام کے مطابق کام کر رہے ہوں ایسے افراد اگر پانچ سات بھی ہوں تو جماعت ہے اور جن میں یہ بات نہ ہو وہ کروڑوں بھی جماعت نہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تو پہلے دن آپ پر صرف چار آدمی ایمان لائے تھے آپ پانچویں تھے باوجود پانچ ہونے کے آپ ایک جماعت تھے مگر مکہ کی آٹھ دس ہزار کی آبادی جماعت نہیں تھی نہ عرب کی آبادی جماعت تھی کیونکہ نہ انہوں نے متحد ہو کر کام کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور نہ ان کا کوئی متحدہ پروگرام تھا پس اس قسم کا سوال کرنے سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ کیا اس وقت مسلمان کوئی جماعت ہیں؟ کیا دنیا کے مسلمان تمام معاملات میں آپس میں مل کر کام کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں یا ان کا کوئی متحدہ پروگرام ہے؟ جہاں تک ہمدردی کا سوال ہے میں مانتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے متعلق ہمدردی ہے مگر وہ بھی سارے مسلمانوں میں نہیں کچھ کے دلوں میں ہے اور کچھ کے دلوں میں نہیں اور پھر کوئی ایسا نظام موجود نہیں جس کے ذریعہ سے اختلاف کو مٹایا جا سکے اختلاف تو جماعت میں بھی ہو جاتا ہے بلکہ نبیوں کے وقت کی جماعت میں بھی ہوتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی بعض دفعہ انصار اور مہاجرین کا اختلاف ہو گیا اور بعض دفعہ بعض دوسرے قبائل میں اختلاف ہو گیا لیکن جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا تو اس وقت سب اختلاف مٹ گیا اسی طرح خلافت کے ایام میں بھی اختلاف پیدا ہو جاتا تھا لیکن جب کوئی اختلاف پیدا ہوتا خلفا فیصلہ کرتے اور وہ اختلاف مٹ جاتا خلافت کے ختم ہونے کے بعد بھی کوئی ستر سال تک مسلمان ایک حکومت کے نیچے رہے جہاں جہاں بھی مسلمان تھے وہ ایک نظام کے تابع تھے وہ نظام برا تھا یا اچھا تھا بہرحال اس نے مسلمانوں کو ایک رشتہ سے باندھ رکھا تھا اس کے بعد اختلاف ہوا اور مسلمان دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے سپین کا ایک حلقہ بن گیا اور باقی دنیا کا ایک حلقہ بن گیا یہ اختلاف تو تھا مگر بہت ہی محدود اختلاف تھا دنیا کے مسلمانوں کا بیشتر حصہ پھر بھی ایک نظام کے نیچے چل رہا تھا تین سو سال گزرنے کے بعد یہ انتظام ایسا ٹوٹا کہ تمام مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہو گیا اور ان میں تشتت اور پراگندگی پیدا ہو گئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یفشوا الکذب سب سے اچھی صدی میری ہے ان سے اتر کر وہ لوگ ہوں گے جو دوسری صدی میں ہوں گے اور ان سے اتر کر وہ لوگ ہونگے جو تیسری صدی میں ہوں گے پھر دنیا میں سے سچائی مٹ جائے گی اور ظلم و تشدد اور اختلاف کا دور دورہ ہو جائیگا اور ایسا ہی ہوا اور پھر یہ اختلاف بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ گذشتہ تین صدیوں میں تو مسلمان اپنی طاقت بالکل ہی کھو بیٹھے کجا وہ وقت تھا کہ یورپ ایک ایک مسلمان بادشاہ سے ڈرتا تھا اور اب یورپ اور امریکہ کی ایک ایک طاقت کا مقابلہ کرنے کی سکت سارے عالم اسلام میں بھی نہیں یہودیوں کی کتنی چھوٹی سی حکومت فلسطین میں بنی ہے شام عراق، لبنان سعودی عرب مصر اور فلسطین کی فوجیں اس کا مقابلہ کر رہی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یو این او نے جو علاقہ یہودیوں کو دیا تھا اس سے بہت زیادہ اس وقت یہودیوں کے قبضہ میں ہے یہ درست ہے کہ یہود کی حکومت کی مدد امریکہ اور انگلستان کر رہے ہیں لیکن سوال بھی تو یہی ہے

کہ کبھی تو مسلمانوں کی ایک ایک حکومت سارے مغرب پر غالب تھی اور اب مغرب کی بعض حکومتیں سارے مسلمانوں سے زیادہ طاقتور ہیں پس جماعت کا جو مفہوم ہے اس وقت اس کے مطابق مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں حکومتیں ہیں جن میں سے سب سے بڑی پاکستان کی حکومت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب قائم ہوئی ہے لیکن اسلام پاکستان کا نام نہیں نہ اسلام مصر کا نام ہے نہ اسلام شام کا نام ہے نہ اسلام ایران کا نام ہے نہ اسلام افغانستان کا نام ہے نہ اسلام سعودی عرب کا نام ہے اسلام تو اس رشتہ وحدت کا نام ہے جس نے سارے مسلمانوں کو یکجا کر دیا تھا اور ایسا کوئی نظام اسوقت دنیا میں موجود نہیں پاکستان کو افغانستان سے ہمدردی ہے افغانستان کو پاکستان سے ہمدردی ہے لیکن نہ پاکستان افغانستان کی ہر بات ماننے کیلئے تیار ہے نہ افغانستان پاکستان کی ہر بات ماننے کے لئے تیار ہے دونوں کی سیاست الگ الگ ہے اور دونوں اپنے اندرونی معاملات میں آزاد ہیں یہی حال افراد کا ہے افغانستان کے باشندے اپنی جگہ پر آزاد ہیں پاکستان کے باشندے اپنی جگہ پر آزاد ہیں مصر کے باشندے اپنی جگہ پر آزاد ہیں ان کو ایک لڑی میں پرونے والی کوئی چیز نہیں پس اسوقت مسلمان بھی ہیں مسلمان حکومتیں بھی ہیں اور ان میں سے بعض حکومتیں خدا تعالیٰ کے فضل سے مضبوط ہو رہی ہیں لیکن پھر بھی مسلمان ایک جماعت نہیں فرض کرو پاکستان کا بیڑہ اتنا مضبوط ہو جائے کہ تمام بحر الہند میں حکومت کرنے لگ جائے اس کی فوج اتنی مضبوط ہو جائے کہ ہندوستان یونین اس سے کانپنے لگ جائے اس کی اقتصادی حالت اتنی بڑھ جائے کہ دنیا کی منڈیوں پر اس کا قبضہ ہو جائے بلکہ اس کی اتنی طاقت بڑھ جائے کہ امریکہ کی طاقت سے بھی بڑھ جائے تو کیا ایران۔ شام فلسطین اور مصر اپنے آپ کو پاکستان میں مدغم کرنے کے لئے تیار ہو جائینگے، ظاہر ہے کہ نہیں وہ پاکستان کی عظمت کا اقرار کرنے کے لئے تیار ہوں گے وہ اس سے ہمدردی کرنے کیلئے ہونگے مگر وہ اپنی ہستی کو اس میں مٹا دینے کے لئے تیار نہیں ہوں گے پس گو خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں کی سیاسی حالت بہتر ہو رہی ہے اور بعض نئی اسلامی حکومتیں قائم ہو رہی ہیں لیکن باوجود اس کے دنیا بھر کے مسلمانوں کو ایک اسلامی جماعت نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ مختلف سیاستوں میں بٹے ہوئے ہیں اور الگ الگ حکومتوں میں تقسیم ہیں ان سب کی آواز کو ایک جمع کرنیوالی کوئی طاقت نہیں مگر اسلام تو عالمگیر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اسلام عرب کے مسلمانوں کا نام نہیں اسلام شام کے مسلمانوں کا نام نہیں اسلام ایران کے مسلمانوں کا نام نہیں اسلام افغانستان کے مسلمانوں کا نام نہیں جب دنیا کے ہر ملک کے مسلمان اسلام کے نام کے نیچے جمع ہو جاتے ہیں تو اسلامی جماعت وہی ہو سکتی ہے جو ان سارے گروہوں کو اکٹھا کرنیوالی ہو اور جب تک ایسی جماعت دنیا میں قائم نہ ہو ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اس وقت مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں گو حکومت ہے اور سیاست ہے اور اسی طرح متحدہ پروگرام کا سوال ہے جہاں ایسا کوئی نظام نہیں جو ساری دنیا کے مسلمانوں کو اکٹھا کر سکے وہاں مسلمانوں کا کوئی متحدہ پروگرام بھی نہیں نہ سیاسی نہ تمدنی نہ مذہبی منفردانہ طور پر کسی جگہ پر کسی مسلمان کا دشمنان اسلام سے مقابلہ کر لینا یہ اور چیز ہے اور متحدہ طور پر ایک مخصوص نظام کے ماتحت چاروں طرف سے دشمن کے حملہ کا جائزہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

سالِ رواں تحریک جدید کا اختتام

اور

عہدیداران جماعت و احباب کرام کا فرض

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور ؛ اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو

تحریک جدید کا اٹھائیسواں سال ۳۱ر اکتوبر ۱۹۶۲ء کو ختم ہو رہا ہے وعدوں کا خاصہ حصہ ابھی واجب الوصول ہے بیرونی ممالک میں ہمارے جو مجاہدین اشاعت اسلام کے جہاد میں مصروف ہیں ان کے ساتھ سخت ناانصافی ہوگی اگر اس عرصہ میں ان کے بجٹوں کو پورا نہ کیا گیا پس اس مقصد کے لئے جملہ احباب جماعت اور مخصوصاً عہدیداران جماعت کا فرض ہے کہ دن رات ایک کر کے ایک ایک پیسہ وصول کرنے اور مرکز کو جلد از جلد بھجوانے کی سعی بلیغ فرما دیں۔

مستقبل کی نیکیوں سے محرومی :- اگر سال رواں کا یہ آخری مہینہ بھی عدم توجہگی کی حالت میں گذر گیا تو خدشہ ہے کہ بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جائیں گے جس کا ذکر ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان ارشادات میں فرمایا فرمایا:-

"بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ چونکہ اب نیا سال شروع ہو گیا ہے اس لئے ہمارا پچھلا معاف ہے مگر یہ بالکل غلط ہے خدا تعالیٰ سے کئے گئے وعدے اگر پورے نہ کئے جائیں تو ان کو اگلی نیکیوں کی بھی توفیق نہیں ملتی یہ کسی بندے سے معاملہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ ہے جو عالم الغیب ہے"

عہدیداران جماعت کیلئے دوہرے ثواب کا موقعہ :- بے شک اکثر عہدیدار حضرات اپنا حساب بے باق کر چکے ہیں لیکن ان کی جماعت سے جملہ وصولیوں کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر ہے اور اگر وہ اس عرصہ میں وصولی پر ذاتی توجہ مرکوز فرما کر اپنی جماعت کے بجٹ کو پورا کرنے کا باعث ہوتے ہیں تو ان کے لئے دوہرے ثواب کی خوشخبری ہے جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقعہ پر فرمایا:

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقعہ دیا ہے کہ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں انہیں صرف اپنے چندے کا ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں کے چندے وصول کرنیکا بھی ثواب ملتا ہے"

حرف آخر :- آخر میں یہ عرض کرنا بھی از حد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ماہ رواں میں ۲۵ر تاریخ تک کی وصولی مہینہ ختم ہونے سے پہلے مرکز میں پہنچا دی جائے مبادا کسی دوست کو شکایت کا موقعہ ملے کہ انہوں نے ادائیگی تو وقت کے اندر کی تھی لیکن مرکز میں رقم ۳۱ر اکتوبر کے بعد پہنچی

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔

(والسلام خاکسار شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ)

نور آملہ

سر اور بالوں کیلئے مقوی سفوف جس سے سر دھونے سے بال گرنے بند ہو جاتے ہیں بال لمبے اور نرم ہوتے ہیں۔ سکری بالکل دور ہو جاتی ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

نور کاجل

آنکھوں کو خوبصورت اور چمکدار بناتا ہے۔ آنکھوں کی متعدد بیماریوں کا بہترین علاج ہے۔

بچوں، عورتوں اور مردوں کی آنکھوں کے لئے مفید ترین سرمہ ہے۔

قیمت سوا روپیہ، دس آنہ

نور ابٹنہ

حسن کا نکھار اور دلہن کا سنگھار چہرہ کے کیل، چھائیوں، بدنما داغوں، مہاسوں اور مہین بالوں کو دور کرنے کیلئے مفید ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

اکسیر معدہ

پیٹ درد اور بدہضمی دور کرتا ہے۔ بھوک لگاتا اور ہضم کی اصلاح کرتا ہے۔

فی شیشی دس آنہ

شفا پائیوریا

مسوڑھوں کے درد ورم اور پیپ کو دور کرتا دانتوں کو مضبوط اور صاف کرتا ہے۔

فی شیشی بارہ آنہ

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار۔ ربوہ

مرکز احمدیت

کے مستند حالات کا مطالعہ کرنا ہو تو کتاب

ربوہ دار الہجرت

کے نسخے ابھی سے ریزرو کرالیں کتاب ربوہ کیا ہے؟

۱۔ مرکز احمدیت کے تفصیلی کوائف
۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے روح پرور ارشادات
۳۔ مقامات مقدسہ کے فوٹوز
۴۔ ربوہ کا تاریخی پس منظر
۵۔ بیسیوں بزرگ ہستیوں کی تصاویر
۶۔ حجم ۳۶۸ صفحات

ملنے کا پتہ

(کیپٹن) ملک خادم حسین فیکٹری ایریا۔ ربوہ

اعلان برائے کرایہ دو کانات

اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر ایم این سنڈیکیٹ کے پاس گولبازار ربوہ میں متعدد دکانات کرایہ کے لئے خالی ہیں کرایہ پر لینے والے احباب دفتر ایم۔ این سنڈیکیٹ میں آکر معلومات حاصل فرمالیں۔

دکانات بڑے اچھے موقع پر ہیں کاروبار بہت اچھا چلنے کا امکان ہے،

خاکسار مرزا رفیق احمد

قومی صنعت کو فروغ دیجیے

GERMNOX.

جراثیم کش بدبو کو دور کرنے والا بہترین فینائل بازار کی ایک گیلن عام فینائل سے "جرم ناکس" کی ایک پونڈ کی بوتل زیادہ طاقت رکھتی ہے ہر قسم کی بیماریوں سے بچنے کے لئے یہ بہترین فینائل گھر کی صفائی کے لئے باقاعدہ استعمال کیجیے۔ اپنے شہر کے دوکاندار سے چھ اونس اور پونڈ کی بوتل میں حاصل کیجیے۔

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔ ربوہ

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

اکسیر پائیوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل اور منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

احباب توجہ فرمائیں

وقت تھوڑا رہ گیا ہے جلسہ سالانہ سے قبل ربوہ کے رہائشی مکانوں میں بجلی کی فٹنگ و مرمت کی طرف ابھی سے توجہ فرمائیں بعد میں رش کی وجہ سے کئی کام رہ جاتے ہیں۔ کام عمدہ اور ارزاں پوری ذمہ داری سے تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

خاکسار غلام حسین۔ ربوہ الیکٹرک سروس گولبازار ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے

وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

نادر تریاق دمہ

دمہ کے لئے بہترین دواء

مایوس کن حضرات نادر دواخانہ ربوہ سے رجوع فرماویں۔ قیمت مکمل کورس دو ماہ بارہ روپے آٹھ آنے۔

نادر دواخانہ محلہ دارالصدر نزد دارالصدر چونگی ربوہ

دانتوں کا ہسپتال

یہاں پر بغیر درد کے دانت نکالے جاتے ہیں اور سونے چاندی کی کھوڑیں بھری جاتی ہیں۔ عمدہ جدید طریقہ سے مصنوعی دانت تیار کئے جاتے ہیں اور دانتوں کی صفائی کی جاتی ہے۔ بینظیر منجن جو کہ دانتوں کا محافظ ہے ۸ آنے میں مل سکتا ہے۔

شیخ سعادت محمود طارق ڈینٹسٹ غلہ منڈی ربوہ

ضرورت ہے

ایم این سنڈیکیٹ کے لئے دو تجربہ کار مالیوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد بھجوا دیں۔

مرزا رفیق احمد۔ دفتر ایم این سنڈیکیٹ ربوہ

دوکانات قابلِ فروخت

گول بازار ربوہ میں ایک قطعہ دوکانات معہ رہائشی مکان قابلِ فروخت ہے۔ خواہشمند احباب فوراً توجہ فرمائیں۔

خاکسار غلام حسین اوورسیر گول بازار ربوہ

زریں موقع

ممتاز فلور ملز ربوہ ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے۔ خواہشمند حضرات خریدنے یا ٹھیکہ لینے کے لئے نوید جنرل سٹورز ربوہ سے رجوع فرمائیں۔

المشتہر

شیخ ممتاز رسول

مقصد زندگی و احکام ربانی

بزبان اردو

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

مفید اور مجرّب نسخے

۱۔ **کیوریٹو**:۔ زکام۔ کھانسی۔ بخار۔ انفلوئنزا۔ نمونیہ، سردرد، کان درد۔ دانت درد اور سردی سے پیدا ہونے والی تمام شدید امراض کے لئے ۲/۵۰

۲۔ **بے بی ٹانک**:۔ بچوں کی بدہضمی قے۔ اسہال، دانت نکالنے کی تکالیف کمزوری اور سوکھا پن کے لئے۔ ۳/-

۳۔ **برین ٹانک**:۔ دماغی تھکان، حافظہ کی کمزوری کیلئے خصوصاً طلباء اور لکھنے پڑھنے والوں کیلئے ۴/-

۴۔ **جنرل ٹانک**:۔ دماغی اور اعصابی کمزوری و رنج و غم اور تفکرات کے بداثرات کے لئے ۴/-

۵۔ **سپیشل ٹانک**:۔ جسمانی رطوبتوں بداعتدالیوں یا کسی بیماری سے پیدا ہونیوالی کمی خون کمزوری اور خاص کمزوری کیلئے ۵/-

۶۔ **لیکوریں**:۔ لیکوریا (سیلان الرحم) کا مجرب علاج ۴/-

۷۔ **مینسز لیین نمبر ۱**:۔ عورتوں کے خاص ایام کی درد۔ رکاوٹ اور بندش وغیرہ کا علاج ۲/۵۰

۸۔ **مینسز سیٹ نمبر ۲**:۔ اگر خون بکثرت آئے جلد جلد آئے یا دیر تک جاری رہے تو مینسز لیین نمبر ۲ استعمال کیا جائے ۲/۵۰

ایجنٹوں اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن

- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
- کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور۔ نزد آخری سٹاپ بس ۱۰۱

پاکستان ویسٹرن ریلوے + راولپنڈی ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۴ء کی اساس پر ۵ر نومبر ۱۹۶۲ء ۱۲ بجے دن تک سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں۔

کام	زرضمانت	عرصہ تکمیل	تخمیناً لاگت
مکوال خوشاب سیکشن میں ڈھاک ڈرین R.D. 4659 پر میل 14-88/13 کے قریب ۵'×۷' گرڈر برج نمبر 506 کی جگہ 25×6 گرڈر برج (SKEW) کی تعمیر۔	۱۸۰۰/- روپے	چھ ماہ	۹۰,۰۰۰/- روپے

۲۔ ٹینڈر جو مقررہ فارم پر ہونے چاہئیں اسی روز سوا بارہ بجے دوپہر برسر عام کھولے جائیں گے۔

۳۔ ایسے تمام ٹھیکیداران جن کے نام پہلے سے اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں وہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس اپنے نام ٹینڈر رکھنے کی مقررہ تاریخ سے پہلے رجسٹر کرالیں۔

۴۔ ٹینڈر کی دستاویزات جو ٹینڈر فارم ٹھیکیدار کی خصوصی قواعد و ضوابط (حصہ الف و ب) ہدایات برائے ٹینڈر اور سپیسیفیکیشن (اگر کوئی ہو) بادائیگی قیمت پانچ روپے ناقابل واپسی دستخط کنندہ ذیل سے حاصل کر سکتے ہیں ٹھیکہ کے خصوصی قواعد پر ٹینڈر دہندہ کو دستخط کرنے ہوں گے جس کا یہ مطلب ہوگا کہ انہیں یہ شرائط قبول ہیں۔

۵۔ زربیعانہ ٹینڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے پیشتر ہی ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس جمع ہونا چاہئیے بغیر اس کے کسی ٹینڈر پر غور نہیں ہوگا

۶۔ ریلوے انتظامیہ اس بات کی پابند نہیں کہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹینڈر کو منظور کرے اور کسی بھی ٹینڈر کو کلی یا جزوی طور پر قبول کر سکتی ہے۔

۷۔ نرخوں کے شیڈول سے زائد یا کم میں علیحدہ علیحدہ نرخ درج کئے جائیں:۔
یعنی (۱) لیبر و میٹریل کے ساتھ (۲) صرف لیبر کے ساتھ (۳) مٹی کے کام کے لئے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ راولپنڈی ڈویژن

اعلان گمشدہ:۔ ایک بٹوا لا پرس جس میں کچھ نقدی اور دوسری ضروری چیزیں تھیں بجنہ اماء اللہ ہال کے ارد گرد گم ہو گیا ہے جس کو ملے وہ براہ مہربانی مجھے پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(منصور احمد بشیر متعلم جامعہ احمدیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

محترم جناب حماد رضا صاحب کمشنر سرگودہا ڈویژن کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

کہ ہمارے معاشرہ میں انگریزی کی بھی ضرورت ہے کیونکہ انگریزی ایک بین الاقوامی زبان کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ دوسری قوموں کے ساتھ میل ملاپ اور ان سے مفید تبادلۂ افکار و خیالات کے لئے ہمیں ان سے انگریزی بولنا ہو گی اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم انگریزی سیکھیں اور ہمیں اس کو سیکھنا بھی چاہیئے رہیں وہ زبانیں جو ہمارے ملک کے مختلف حصوں میں بولی جاتی ہیں وہ مختلف علاقوں کے باشندوں کی مادری زبانیں ہیں۔ ان کی اہمیت اپنی اپنی جگہ مسلّم ہے۔ مادری زبان کی اہمیت کوئی کم نہیں کر سکتا۔ جہاں تک اردو کی اہمیت اور اس کے فروغ کا سوال ہے سو اس میں شک نہیں کہ اردو ہمارے افکار و خیالات اور ہمارے ماحول کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ اگر ہم اپنی تہذیب اور ثقافت کی بقا کے خواہاں ہیں اور اپنی سالمیت ہمیں دل سے عزیز ہے تو ہمارے لئے اس کے سوا چارہ نہیں ہے کہ ہم اس زبان کو اپنائیں جو سب جگہ سمجھی جا سکے اور جو ہماری روایات اور ثقافتی اقدار کی آئینہ دار ہو اور وہ اردو ہی ہے البتہ اس تعلق میں جو بات غور طلب ہے وہ یہ ہے کہ ان حالات میں ہمارے لئے ضروری ہو گا کہ ہم تین زبانیں سیکھیں۔ ایک اردو ایک علاقائی زبان جو مادری زبان کی حیثیت رکھتی ہے اور ایک انگریزی۔ کیا ہر شخص اتنی قربانی کر سکتا ہے کہ وہ بیک وقت تین زبانوں میں مہارت حاصل کرے؟ اس کا جواب مستقبل دے گا۔

رفتار ترقی پر خوشنودی کا اظہار

اس کے بعد آپ نے تعلیم الاسلام کالج کی رفتار ترقی پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ میں ابھی یہاں آیا ہوں اور یہاں آنے کے بعد چند منٹ میں نے آپ کے محبوب پرنسپل صاحب سے باتیں کی ہیں۔ میں مبارکباد دیتا ہوں اس کالج کے بانیوں کو کہ انہوں نے اس ادارے کو قائم کیا اور پھر اسے ترقی دیکر اس حد تک لائے اور اب آگے اور ترقی دینے کے خواہاں ہیں۔ مجھے پرنسپل صاحب سے پتہ چلا ہے کہ یہاں ہی کالج کے نتائج یونیورسٹی اور بورڈ کی شرح فیصد سے زیادہ رہتے ہیں۔ یہ امر واقعی باعث مسرت ہے۔ میں پرنسپل صاحب اور ان کے سٹاف کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہوں کہ وہ ایک ایسے ادارہ کی سربراہی کا فرض ادا کر رہے ہیں جس پر وہ فخر کر سکتے ہیں۔ میری دعا ہے اور میری دعا سے زیادہ اس کا آپ کی اپنی ہمت اور کوشش پر انحصار ہے کہ آئندہ یہ کالج پہلے سے کہیں بڑھ کر ترقی کے منازل طے کرے۔

آپ کے ان صدارتی ارشادات کے بعد بزم اردو کا افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا اور آپ بذریعہ موٹر کار سرگودہا واپس تشریف لے گئے۔

احمدیت کا پیغام

(بقیہ صفحہ ۵)

لے کر اس کے مقابلہ کی کوشش کرنا یہ الگ بات ہے پس پروگرام کے لحاظ سے بھی مسلمان ایک جماعت نہیں ایسی صورت میں اگر کوئی جماعت قائم ہو اور مذکورہ بالا دونوں مقاصد کو لے کر قائم ہو تو اس پر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ وہ ایک نئی جماعت بن گئی ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ پہلے کوئی جماعت نہیں تھی اب ایک جماعت بن گئی ہے میں ان دوستوں سے جن کے دلوں میں یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ باوجود ایک نماز ایک قبلہ ایک قرآن اور ایک رسول ہونے کے پھر احمدی جماعت نے الگ جماعت کیوں بنائی؟ کہتا ہوں کہ وہ اس نکتہ پر غور کریں اور سوچیں کہ اسلام کو پھر ایک جماعت بنانے کا وقت آ چکا ہے اس کام کے لئے کب تک انتظار کیا جائے گا؟

(باقی)

درخواست دعا

میرے لڑکے کاظم حسین شاہ کے گلے کا آپریشن میو ہسپتال میں ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سید عنایت حسین شاہ
چک ۲۸۳ ج۔ب ضلع لائل پور

اعلان

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جو دوست والی بال یا دیگر کھیلوں میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنے ناموں سے اطلاع دیں۔ ضلع میانوالی۔ سرگودہا جھنگ اور لائل پور کی مجالس کی طرف سے یہ اطلاع جلد مکرم چوہدری فضل داد صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پاس پہنچ جانی چاہیئے۔

(منتظم ورزشی مقابلہ جات)

درخواست دعا:- مکرم عبدالرحمٰن خاں صاحب بی اے کوارٹر ٹی ۵۰/۲۷۵ سمن آباد لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ وہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کے عہدیداروں کا انتخاب

تعلیم الاسلام کالج یونین ربوہ کے سال رواں کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے ہیں:-

۱۔ سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ۔ انور شاہ ارشد ترمذی
۲۔ سیکرٹری۔ سید مشہود احمد شاہ
۳۔ جائنٹ سیکرٹری۔ منور احمد
۴۔ اسسٹنٹ سیکرٹری۔ عبدالشکور بھٹی

نمائندگان

نمائندہ پرنسپل ۔ نور محمد چانڈیہ
〃 سال سوم ڈگری۔ برکت اللہ طاہر
〃 سال دوم 〃 ۔ محمد اشرف خان
〃 سال اوّل 〃 ۔ کمال الدین
〃 بارھویں جماعت ۔ رفیق الدین
〃 گیارھویں جماعت۔ عبدالمجید

سلطان محمود شاہد پریذیڈنٹ انچارج
تعلیم الاسلام کالج یونین

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

پاکستان ویسٹرن ریلوے ❖ لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

درج ذیل زون ورک کے لئے برائے سال ۶۳-۱۹۶۲ء سال مختتمہ ۳۰-جون ۱۹۶۳ء پرسنٹیج ریٹ کے سر بمہر ٹنڈر مع ریلوے برکس مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر زیر دستخطی مجوزہ فارموں پر جو اس دفتر سے بعوض ایک روپیہ فی کاپی ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۶۲ء ساڑھے گیارہ بجے تک دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ساڑھے بارہ بجے تک وصول کریں گے۔ یہ اسی روز ساڑھے بارہ بجے برسر عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمیناً لاگت مع ٹنڈر پریمیم	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس جمع کرایا جائے گا
	ورکس زون		
	(الف) سب ڈویژن نمبر ۴/ وزیر آباد		
	زون ۲ - انسپکٹر آف ورکس وزیر آباد کے سیکشن میں (گوجرانوالہ بشمول تا شاہدرہ ماسوائے)	۹۰۰۰/- روپے	۱۰۰۰/- روپے
	(ب) سب ڈویژن نمبر ۶ - لائلپور		
	زون ۵ ۱- انسپکٹر آف ورکس لائلپور کے سیکشن میں (چک جھمرہ ماسوائے تا ہنڈیوالی ماسوائے)	۹۰۰۰/- 〃	۱۰۰۰/- 〃
	(ج) زون ۶ اسسٹنٹ انسپکٹر آف ورکس سکھیکی کے سیکشن میں	۹۰۰۰/- 〃	۱۰۰۰/- 〃

۲ - ٹھیکیداروں کو ریٹ مع ریلوے برکس دینے چاہئیں جو بلا قیمت مہیا کی جائیں گی۔

۳ - جو ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست پر نہیں ہیں۔ بہتر ہے وہ ۲۹۔ اکتوبر ۶۲ء سے پیشتر اپنے نام رجسٹر کرالیں۔

۴ - مفصل شرائط و کوائف اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو دیکھے جا سکتے ہیں۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زربیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۶۲ء سے پیشتر جمع کرا دیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ہے۔

۵ - پرسنٹیج ریٹ پورے ہندسوں میں ہونے چاہئیں۔ آنے یا پائیوں میں دئیے ہوئے ریٹ مسترد کر دئیے جائیں گے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور